سوال

(87) اتقوافراسۃ المؤمن کا مطلب ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک حدیث میں آتا ہے ۔

«اتقوافراسۃ المؤمن فانہ ینظر بنوراللہ الحدیث»

''مومن کی فراست سے ڈروکہ وہ اللہ کے نورسے دیکھتا ہے''

توکیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نورالہیٰ کے ذریعہ سے علم مغیبات نہیں رکھتے ۔ حالانکہ آپ مجمع النورین تھے ۔ ایک نور نبوت اوردوسرا انورالہی ۔ چنانچہ آپ نےاپنےچچاحضرت عباس رضی اللہ عنہ کوخاص بات جوانہوں نے اپنی بیوی ام الفضل سے کہی تھی ۔ بدرکے دن بتلائی ۔ جبکہ انہوں نے فدیہ یوم بدردینے سے عذرکیا۔ یہ واقعات بتلاتے ہیں کہ آپ علم مغیبات رکھتےتھے اورآپ عالم الغیب تھے ۔ ؟ ازراہِ کرم کتاب وسنت کی روشنی میں جواب دیں ۔ جزاکم اللہ خیرا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

فراست کے معنیٰ ہیں کہ کسی کے رنگ ڈھنگ سے کسی بات کاپتہ لگالینا۔ سویہ بہت محدودعلم ہے ۔ پھر علم غیب کی قسم سے بھی نہیں ۔ چنانچہ نمبراول کے جواب میں علم غیب کی تعریف سے ظاہر ہے ۔ قرآن مجیدمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت ارشادہے :

وَلَتَعرِ‌فَنَّهُم فى لَحنِ القَولِ --سورۃ محمد30

''یعنی اے محمد!(صلی اللہ علیہ وسلم) تومنافقوں کی طرزبات میں پہچان لے گا ۔''

دوسری آیت میں ہے ۔

وَإِذا رَ‌أَيتَهُم تُعجِبُكَ أَجسامُهُم ۖ وَإِن يَقولوا تَسمَع لِقَولِهِم ۖ كَأَنَّهُم خُشُبٌ مُسَنَّدَةٌ --سورۃ منافقون 4

''اے محمد!جب تو منافقوں کو دیکھتا ہے تو ان کے جثے تجھ کو تعجب میں ڈالتے ہیں۔ اور اگر بات کرتے ہیں تو ان کی بات کو سنتا ہے۔ گویا کہ وہ لکڑیاں (دیوار سے) کھڑی کی گئی ہیں۔''

تیسری آیت میں ہے۔

وَمِن أَهْلِ الْمَدِينَةِ مَرَدُوا عَلَى النِّفَاقِ لَا تَعْلَمُهُمْ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ

''یعنی اہل مدینہ سے کئی نفاق پر اڑے ہوئے ہیں۔ اے محمد! تو ان کو نہیں جانتا ہم جانتے ہیں۔''

پہلی آیت میں پہچان کا ذکر ہے۔ دوسری میں ذکر ہے کہ ان کے جثے دیکھ کر ان کو شریف سمجھ کر ان کی بات توجہ سے سنتا ہے حالانکہ وہ نکمے ہیں۔ جیسے دیوار سے کھڑی ہوئی لکڑیاں بے کار ہیں۔ تیسری آیت میں صاف ہے کہ کئی منافقوں کا تجھے علم نہیں۔ حالانکہ وہ مدینہ میں رہتے ہیں۔ ان سب آیتوں کو ملا کر یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ وحی کے سوا عام حالات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے باقی انسانوں کی طرح ہیں صرف کمی بیشی کا فرق ہے۔ کسی کی فراست زیادہ تیز ہے۔ عقلوں اور بینائیوں وغیرہ میں فرق ہے مومن کی فراست نور ایمانی کی وجہ سے نسبتاً زیادہ تیز ہے اللہ کے نور سے نور ایمانی مراد ہے مگر اس کمی بیشی سے کوئی بشریت سے متجاوز نہیں ہو سکتا۔ اس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سمجھ لینا چاہیے۔ اگرچہ آپ کی فراست نسبۃ تیز ہے۔ مگر بعض دفعہ پتہ نہیں لگتا۔ چنانچہ اوپر آیات سے واضح ہے۔

خلاصہ یہ کہ ایک تو یہ علم محدود ہے۔ ہر شے کا علم نہیں۔ دوم علم غیب کی قسم سے نہیں بلکہ اسباب عادیہ سے حاصل ہے۔ سوم اس میں غلطی بھی ہو جاتی ہے۔ کیونکہ فراست ضروری نہیں کہ صائب ہو۔ چنانچہ یہ مشاہدہ ہے۔ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قسم کے بہتیرے واقعات ہیں۔ چنانچہ سورۃ حشر کے شان نزول کا واقعہ اس قسم کا ہے جس میں ذکر ہے۔ کہ یہود نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک دیوار کے نیچے بٹھایا اور اوپر سے پتھر پھینک کر آپ کا کام تمام کرنا چاہا۔ مگر جبرئیل نے آ کر اطلاع کر دی۔ اس موقعہ پر بجز وحی کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی فراست اور آپ کے ساتھیوں کی فراست کچھ نہ کر سکی۔ غرض اس قسم کے بہتیرے واقعات ہیں۔ پس اس کو علم غیب سے کوئی تعلق نہیں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اہلحدیث

کتاب الایمان، مذاہب، ج1ص222